Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۵ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۱۵ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۰۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت کل جیسی ہی ہے یعنی گرمی کے اثر کی وجہ سے چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے نیز شوگر کی تکلیف بھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیٹ کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

آپ کا ایڈریس یہ ہے :۔

108/C ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چونکہ مثانہ بہت بڑا ہو گیا ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ آپریشن جلد ہو جانا چاہیئے تاہم گھبراہٹ اور کمزوری کے عوارض کی وجہ سے ابھی آپریشن کی تاریخ کا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ آپریشن سی۔ ایم ایچ میں ہوگا۔

احباب جماعت دردو الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آپریشن ہر طرح کامیاب ہو اور جملہ عوارض بھی دور ہو جائیں اور آپ بحمد اللہ تعالیٰ پورے طور پر صحتیاب ہو کر جلد واپس تشریف لائیں۔ آمین

مکرم مولوی علی حیدر صاحب اپیل مبلغ غانا مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹ راپریل ۱۹۷۴ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام محمد احسن تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

اجلاس عام مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مورخہ ۱۵ رمئی بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا اجلاس عام ہوگا جس میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد خطاب فرمائیں گے۔ تمام خدام سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

امراءِ جماعتہائے احمدیہ کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت ضروری ارشاد

مخلصینِ جماعت "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ انہوں نے وعدے لکھوائے ہیں

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" جماعت کے سامنے رکھا تھا اور اس عظیم منصوبہ کو جسے غلبۂ اسلام کیلئے بنایا گیا ہے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مَیں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی بھی تحریک کی تھی۔

مَیں نے جماعت کے مخلصین سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مد میں اڑھائی کروڑ روپیہ سولہ سال کے عرصہ میں جمع کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر جو سب قدرتوں کا مالک ہے توکّل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہاء فضلوں کو دیکھتے ہوئے بعد میں ایک خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ یہ رقم نو کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

وعدوں کے بھجوانے کے لئے مَیں نے مجلس مشاورت ۱۹۷۴ء تک کی میعاد رکھی تھی الحمد للہ کہ مجلس مشاورت تک وعدے ۹,۵۴,۴۸,۱۰۹ تک پہنچ گئے۔ ابھی تک وعدے آرہے ہیں۔ اور مَیں بڑی خوشی سے آپ کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ اِس چٹھی کے لکھے جانے کے وقت یہ رقم ۱۰,۲۴,۴۷,۳۴۲ ہو گئی ہے اور ہر روز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ثم الحمد للہ۔

وصول کا کام قریباً مکمل ہو رہا ہے اب اِن رقوم کی بروقت وصولی کا سوال ہے۔ فروری ۱۹۷۵ء تک ہم نے وعدوں کا ۱/۵ ضرور انشاء اللہ وصول کرنا ہے۔

آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے۔ اپنے حلقوں کی وصولیوں کی رپورٹ مجھے براہِ راست بھجواتے رہیں تاکہ دعا ہوتی رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور غلبۂ اسلام کی مہم میں ہم سب کو مل کر کام کرنے اور ساری ذمہ داریوں کو کماحقّہٗ سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

والسّلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۸ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مومن کی زندگی کی ایک نمایاں علامت ہے کہ وہ کسی منزل پر رکتا نہیں بلکہ ہر لحظہ زیادہ مستعدی اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے

صراطِ مستقیم کا عرفان حاصل کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اس پر چلنا اور ہر آن زیادہ تیزی کے ساتھ حرکت کرنا ضروری ہے

ربوہ میں پھلدار اور سایہ دار درخت لگانے کے پروگرام پر پورے عزم و استقلال اور استقامت سے عمل کریں

بچّوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ درختوں کی حفاظت و نگہداشت کریں ان کو نقصان پہنچانے کا باعث نہ بنیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲؍ ماہِ شہادت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۲؍ اپریل ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتّبہ مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

طبیعت ابھی کمزور ہی چلی آ رہی ہے۔ گو پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

قرآن کریم نے ہمیں صرف یہ دعا نہیں سکھائی کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں

صراطِ مستقیم کے ایک معنیٰ

یہ ہیں کہ وہ راستہ جو کم سے کم کوشش کے نتیجہ میں منزلِ مقصود تک پہنچانے والا ہو۔ دُنیا کی ہر خواہش کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ ایک راستہ ہے اور جب تک اُس راہ کا علم انسان کو نہ ہو وہ منزلِ مقصود تک نہیں پہنچتا یا بہت تکالیف اُٹھانے کے بعد بہت چکر کاٹ کر اور تکلیف اُٹھا کر اپنی منزل تک پہنچتا ہے۔

ہمیں صرف یہ دعا نہیں سکھائی بلکہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا کی قبولیت کے ساتھ جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اُس کے نبھانے کے لئے دعا ہمیں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں پہلے سکھائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ اے خدا ہمیں توفیق عطا کر کہ جو طاقتیں تُو نے صراطِ مستقیم پر چل کر منازلِ مقصودہ تک پہنچنے کے لئے عطا کی ہیں ہم ان کا صحیح اور پُورا استعمال کر سکیں۔ اس تفسیر کی روشنی میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے یہ معنیٰ ہیں۔ پھر وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دُعا سکھائی

کہ بتدریج ارتقاء کا قانون اس مادی دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے۔ اور کسی منزل کو بھی آخری منزل سمجھ کر تسلّی پا جانے کی فطرت ہمیں تُو نے دی نہیں اس لئے ہر منزل پر پہنچ کر اگلی منزل کی تلاش دل میں پیدا ہوتی ہے اور تیری محبت کی جس منزل پر بھی ہم پہنچے ہوتے ہیں اُس سے زیادہ کے حصول کی خواہش ہمارے دل میں مچلتی ہے اس لئے ہر منزل جس تک ہم پہنچیں (ان طاقتوں اور کوششوں اور تدابیر کو انتہاء تک پہنچا کر ان طاقتوں کے ذریعہ جو تُو ہمیں دے چکا ہے یعنی اپنی انتہائی کوشش کے نتیجہ میں) وہ تیری پیدا کردہ فطرت کے مطابق ہماری آخری منزل نہیں بلکہ اگلی منزل کی خواہش پیدا ہوتی ہے جس کے لئے پہلے سے زیادہ قوّت اور طاقت کی ضرورت ہے۔ اور جب تیری توفیق سے اپنی طاقتوں کا صحیح اور پورا استعمال کر کے ہم ایک جگہ پہنچیں تو پھر ہماری دعا ہے کہ اے ہمارے ربّ ہمیں مزید طاقتیں عطا کر۔ چنانچہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اس طرف اشارہ ہے اور اس طرح پر یہ صراطِ مستقیم جو ایک معنیٰ میں منزل بہ منزل انسان کی خوشیوں کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور دوسرے معنیٰ میں ہر منزل اگلی منزل کی نشاندہی کرتی ہے اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو مزید حاصل کرنے کی جو خواہش دِل میں مچلتی ہے اُس کے لئے مزید طاقتوں کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں دعا سکھائی پس صرف یہ نہیں کہا کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کے بعد بھی بعض بدقسمت راہِ راست کے کنارہ پر گر کر مر جاتے ہیں اور ان کا جسم اور رُوح سڑ گل جاتی ہے اور تعصّب اُن میں پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی میں ہمیں یہ نظارہ نظر آیا کہ بعض ایسے بدقسمت تھے جن کو یہ کامل اور مکمل ہدایت ملی یعنی قرآنِ عظیم کی شریعت اور جن کو ایک بہترین اُسوہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ملا اُنہوں نے اس کو ایک حد تک پہچانا اور اس سے فائدہ حاصل کیا اور ایک وقت کے بعد وہ مُرتد ہو گئے۔ پس صراطِ مستقیم کے کنارے پر ان کی رُوحانی یا بعض دفعہ رُوحانی اور جسمانی ہلاکت واقع ہوئی۔ پس محض صراطِ مستقیم کا عرفان حاصل کر لینا کافی نہیں یعنی اِس ہدایت کا مِل جانا کہ یہ سیدھا راستہ ہے بلکہ اس پر چلنا ضروری ہے۔ اور محض چلنا ضروری نہیں بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن پہلے سے زیادہ تیزی کے ساتھ راہِ راست پر حرکت کرنا ضروری ہے تب انسان کو آخری خوشیاں اور جو انتہائی لذّتیں ہیں اور انتہائی خوشی ہے وہ ملتی ہے جس کا نام اِس دُنیا کی جنّت بھی رکھا گیا ہے اور جس کی آخری شکل اِس جہان سے گذرنے کے بعد دوسری زندگی کے اندر انسان کے سامنے آئے گی لیکن وہاں بھی

صراطِ مستقیم کی منازل کی انتہاء

نہیں ہوگی۔ قرآن کریم نے بھی اور احادیث نے بھی قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے بڑی وضاحت کے ساتھ ہمارے سامنے یہ بات رکھی ہے کہ وہاں بھی اگرچہ امتحان نہیں ہوگا مگر عمل ہوگا۔ امتحان کا مطلب ہے کہ جہاں یہ خطرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو کر عمل درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے عمل

اللہ تعالیٰ کی رحمت

کو حاصل بھی کر سکتا ہے یعنی عمل صالح بھی ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھی بھڑکا سکتا ہے یعنی عمل غیر صالح بھی ہو سکتا ہے۔ پس یہاں عمل ہے اور امتحان ہے۔ اور دوسری زندگی میں عمل تو ہے (کیونکہ یہ نہیں کہ پوستیوں کی طرح افیم کھا کر بیٹھ گئے اور اونگھنے لگے) عمل ہے مگر امتحان نہیں۔ یہاں عمل ہے اور امتحان ہے۔ وہاں عمل ہے اور ترقیات کے دروازے کھلے ہیں۔ وہاں پیچھے ہٹنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آگے ہی آگے بڑھنا ہے ہر روز زیادہ ترقیات ملتی ہیں اور ہر روز زیادہ عمل کی توفیق ملتی ہے۔ پس یہ شکل ہے ایک مومن کی زندگی کی۔ پھر دنیا میں اُس کے اعمال بھی یہی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور دوسری دنیا میں بھی اُس کے اعمال یہی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں

اس دنیا میں انسان مومن صالح، خدا کا محبوب اور مقرب دو قسم کا عمل کرتا ہے۔ ایک عمل ہے اُس کا شکر ادا کرنے کے لئے اور ایک عمل ہے مزید شکر کے سامان کے حصول کے لئے یعنی پہلے سے زیادہ ملے اور زیادہ وہ شکر ادا کرے ہمیں اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کی دعا سکھائی کہ ہمیں ایسے اعمال کی توفیق عطا کر کہ اس دنیا کی حسنات بھی ہمیں ملیں (مثلاً درخت لگے ہوئے ہوں اور گرمی کا موسم ہو۔ یہ دنیا کی حسنات میں سے ہے) اور ہمیں ایسے

مقبول اعمال کی توفیق

عطا کر کہ تیری جنتیں ہمیں یہاں سے جانے کے بعد حاصل ہوں جنتوں کے ہم حقدار ٹھہریں وہاں حیات کے بعد ایک ہی زندگی ہے۔ یہاں ہمارے سامنے دو زندگیاں ہیں۔ ایک اس دنیا کی زندگی اور ایک اُس دنیا کی زندگی اسلئے فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ہمیں سکھایا۔ لیکن اُس دنیا میں ایک ہی زندگی ہے یعنی جنت کی زندگی۔ اور اس میں امتحان نہیں ہے لیکن ترقیات ہیں اسلئے وہ ایک ہی قسم کے اعمال ہیں۔ وہ اعمال شکر بھی ہیں۔ اور مزید ترقیات کے حصول کے بھی ہیں یہاں فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کی جو دعا ہے وہ شکر کے لئے ہے اور خدا کا محبوب بننے کے لئے بھی ہے۔ کہ جو تو نے دنیا کی نعمتوں کے حصول کے دروازے ہمارے لئے کھولے ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ان پر تیرا شکر ادا کر سکیں اور کبھی محروم نہ رہ جائیں۔ بہرحال یہ مومن کی زندگی کی تصویر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مومن جب حقیقی مومن بن جاتا ہے تو اس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ استقامت اور صراط مستقیم قریباً ایک مفہوم میں استعمال ہو جاتے ہیں۔ پس استقلال کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ کام کرتے چلے جانا یہ مومن کی زندگی کی ایک نمایاں علامت ہے۔

ہم نے یہاں رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کے ماتحت کام شروع کیا درخت لگانے کا پانی مہیا کرنے کا اور ضرورت ہے کہ اس کام میں آگے ہی آگے بڑھنا چاہیئے بلکہ اس سلسلہ میں جو حرکت ہے اُس میں سستی نہیں پیدا ہونی چاہیئے لیکن سستی پیدا ہو جاتی ہے انسان بھول جاتا ہے اسی لئے دعا سکھائی کہ جو ہم بھول جائیں ان پہ ہماری گرفت نہ کر اور جو غلطی ہم کر جائیں تو اس کے کفارہ کے سامان ہمارے لئے پیدا کر دے میں کچھ عرصہ سے محسوس کر رہا ہوں کہ جو ہم نے یہاں

درخت لگانے کا کام

شروع کیا تھا اور پانی کی جو ضرورت تھی۔ اُسے پورا کرنے کے لئے ٹیوب ویل لگانے کا پروگرام بنا تھا اور یہ مشترکہ کوشش یعنی نظام کی کوشش اور اہل محلہ کی رضا کارانہ کوشش کا پھل ہم نے حاصل کرنا تھا۔ اس میں کچھ کمی واقع ہوگئی ہے میرے علم کے مطابق اس منصوبہ کے ماتحت تین کنوئیں لگ چکے ہیں اور ایک ابھی اپنی آخری شکل میں نہیں آیا یعنی وہاں ٹینکی نہیں بنی اور محلہ دار الیمن کے غربی حصہ میں پانی کی تکلیف ہے۔ دوسرے اس محلہ میں جہاں ہمیں پانی ملا ہے وہ دریا کے قریب کا علاقہ ہے اور وہ محلہ پہاڑی کے دامن کے شمالی حصہ [illegible] تک پھیلا ہوا ہے وہاں میں نے سروے وغیرہ کروایا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ وہاں جا کر لو اور دیکھو کہ زمین کی شکل کیسی ہے اور جتنے فٹ اونچا ہمیں اٹھانا پڑے اٹھانا چاہیئے تاکہ میٹھا پانی اُس محلہ کے غربی کنارے تک ہم پہنچا سکیں اس میں بھی پوری تیز رفتاری اور مستعدی کے ساتھ کام نہیں ہوا کچھ کام تو ہوا ہے لیکن میری تسلی کے مطابق نہیں ہوا۔ پھر یہ ہے کہ

نیا سال آ رہا ہے

اس لئے نئی سکیم ہمارے سامنے آنی چاہیئے۔ اگر اور ضرورتیں رہ گئی ہیں کسی جگہ بجلی کے کنوئیں لگانے کی ہیں تو وہ ابھی سے ہمارے علم میں آنی چاہئیں تاکہ اگلے سال میں ہم وہ ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کریں۔ پچھلی دفعہ کی سکیم کے ساتھ بہت سے درخت لگائے گئے تھے کچھ تو بڑے اچھے پل رہے ہیں اور کچھ مر گئے اور جب درخت لگائے جاتے ہیں تو ان میں سے پنپتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ تو قانون قدرت ہے کہ کچھ زندہ رہتے ہیں کچھ مرتے ہیں۔

قانونِ قدرت کا ایک پہلو

یہ ہے کہ عام طور پر جتنے فی صد درخت عام قانون کے مطابق مرتے ہیں اس سے زیادہ نہیں مرنا چاہیئے اور اس کے لئے کوشش ہونی چاہیئے۔ جہاں زیادہ مرتا ہے۔ وہاں ہمیں کوشش کی کمی نظر آتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ مر جاتا ہے یا پھر بکریاں چر لیتی ہیں ربوہ میں بکریوں کو رہنے کی اجازت صرف اس صورت میں مل سکتی ہے کہ وہ ہمیں گوشت دیں اس شکل میں نہیں مل سکتی کہ ہمارے درختوں کو وہ کھا لیں۔ آپ خیال رکھیں سب اہل ربوہ کا یہ کام ہے نیز درخت مر جاتے ہیں اسلئے کہ بچے بعض دفعہ عدم تربیت کے نتیجہ میں شرارت کی وجہ سے بعض دفعہ بے خیالی میں مثلاً سکول سے گھر آتے ہوئے بے خیالی میں کسی پودے کو پکڑ کر جھٹکے سے کھینچتے ہیں اور بعض دفعہ پودا اُن کے ہاتھ میں آجاتا ہے یا اس طرح پودے کو اُسے تکلیف اور صدمہ پہنچتا ہے کہ اس کے لئے پوری طاقت کے ساتھ آگے بڑھنا ممکن نہیں رہتا یا چند دنوں کے بعد وہ مر جائے گا۔ پس ہمارے بچوں کی یہ تربیت ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے درخت ہمارے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور درختوں کے سائے سے اور ان کے پھلوں سے فائدہ اُٹھانا ہمارا کام ہے اس وقت اگرچہ موسم نہیں لیکن کوشش کر کے ہم اس میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں مسلمانوں کی تو ذہنی حالت یہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے

مغلیہ دور کے بادشاہ

جنہوں نے ہندوستان پر حکومت کی تھی ان میں بہت سی عملی کمزوریاں پیدا ہوگئی تھیں یہ تو درست ہے لیکن اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے بعض ایسے عجیب نمونے ہمارے سامنے آتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقل حیران رہ جاتی ہے۔ میں اس وقت روحانی ترقیات کا ذکر نہیں کر رہا صرف (حسنات دنیا کے سلسلہ میں) مثال دے رہا ہوں۔ روحانی ترقیات بھی اُن میں سے بعضوں نے کیں اور ایسے بادشاہ بھی گذرے ہیں کہ جن کو علمائے وقت نے مجدّدِ وقت تسلیم کیا لیکن میرا مضمون وہ نہیں ہے۔ میں اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ اُنہوں نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کے لئے بے حد کوشش کی اور اُس کے شکر کے طور پر اُس کی شان کو اور عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے کام کیا۔ مغل بادشاہوں کی تاریخ میں ذکر آتا ہے کہ بادشاہ کسی سفر پر جا رہا ہے کسی جگہ بنجر علاقہ میں پہاڑی کے دامن میں بڑا سا چشمہ دیکھا۔ اُس زمانہ میں ہوائی جہاز تو تھے نہیں۔ مہینوں کے سفر ہوتے تھے مثلاً آگرہ سے بادشاہ چلا ہے تو دکن سے واپسی بعض دفعہ ڈیڑھ سال میں ہوتی تھی۔ لیکن انتظام ایسا تھا کہ وہ بادشاہ افسرِ متعلق کو کہتا تھا دیکھو! یہاں اچھی آبشار ہے لیکن یہ علاقہ بنجر پڑا ہوا ہے۔ میں آگے جا رہا ہوں جب میں واپس آؤں تو اس جگہ حوض بنا ہوا ہو اور سو دو سو ایکڑ میں باغ لگا ہوا ہو۔ یہ حکم دیکر وہ آگے چلا جاتا تھا پھر وہ مزے سے بیل گاڑیوں پر سفر کرتا اگر فوج ساتھ ہے تو کئی لاکھ آدمیوں کا اس طریقہ پر سفر کرنے میں بڑا وقت لگتا تھا۔ ان کے سامان آگے جاتے تھے بازار ان فوجوں کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ اور دو حصوں میں بٹ کر چلتے تھے۔ ایک حصہ پڑاؤ کے ساتھ رہ جاتا تھا۔ اور دوسرا حصہ آگے نکل جاتا تھا۔

بیس بیس ہزار گھوڑے

کے چارے اور دانے کا انتظام بڑا انتظام ہے۔ جو ان کو کرنا پڑتا تھا اس کے نتیجہ میں ان کے سفر کی رفتار سست پڑ جاتی تھی۔ میں نے پڑھا ہے کہ جاتے ہوئے بادشاہ سلامت نے حکم دیا کہ یہاں حوض بنا ہوا ہو اور پورا باغ لگا ہوا ہو اور جب واپس آئے تو پھلدار پودے وہاں لگے ہوئے تھے۔ اس لئے کہ اگر ہم پودے کو (Transplant) کریں یعنی ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگائیں تو پودا لگ جاتا ہے لیکن ہر شخص کی اپنی اپنی ہمت ہے کسی میں اتنی ہمت ہے کہ صرف چار مہینے کے پودے کو ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگا سکتا ہے اور کسی میں اتنی ہمت ہے کہ چار سال کے پودے کو لگا سکتا ہے۔ اپنی عمر کے لحاظ سے پودے کی جڑوں کا پھیلاؤ ہے چھ مہینے کا پودا ایک فٹ کی گاچی نکالنے سے دوسری جگہ لگ سکتا ہے اور پل سکتا ہے لیکن چار سال کا پودا ایک فٹ کی گاچی نکالنے سے نہیں پلے گا کیونکہ اس کو زندہ رکھنے کے لئے جتنی جڑوں کی ضرورت ہے وہ چار یا پانچ یا سات فٹ کے گھیر میں اور پانچ یا سات فٹ کی گہرائی میں ہے۔ پس جب اُن بادشاہوں کا حکم ہوتا تھا وہ پورا کیا جاتا تھا۔ بادشاہ کہہ دیتا تھا جب میں واپس آؤں تو یہاں پھلدار پودے لگے ہوں وہ آٹھ آٹھ فٹ کی گاچیاں نکالتے تھے اور اُن کے پاس ہاتھی اور دوسرے ایسے سامان تھے کہ ان پودوں کو اس طرح باندھتے تھے کہ گاچی ٹوٹتی نہ تھی۔ اس کیلئے ایک تو "وتر" صحیح ہونا چاہیئے۔ ورنہ مٹی بکھر جائے گی۔ اور اگر صحیح "وتر" ہو اور مٹی گرے نہیں اور جڑیں ننگی نہ ہوں تو چار سال کا پودا بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی لگ سکتا ہے۔ مغل بادشاہوں نے ایسا کر دکھایا

اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

کا یہ مطلب نہیں کہ انسان تدبیر نہ کرے مثلاً کوئی شخص دو مہینے کے آم کے پودے کے نیچے منہ کھول کر لیٹ جائے اور آم کا رس اسکے منہ میں ٹپکے۔ یہ مطلب تو نہیں کہ قوانین قدرت۔ الٰہی قوانین کو توڑے بھی اور بھلائی کی امید بھی رکھے۔ بنیادی طور پر اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے اور اسے اچھی طرح ذہن نشین کرو کیونکہ آج کے کمیونسٹ دہریہ کا جو اعتراض مذہب پر ہے اس کی بڑی وجہ اس مسئلہ کو جو اسلام نے پیش کیا ہے نہ سمجھنا ہے۔ کیونکہ دوسرے مذاہب نے اس چیز کو اُن کے سامنے نہیں رکھا۔ نہ اپنی زندگیوں میں اس پر عمل کیا۔ بنیادی تعلیم اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کے متعلق یہی ہے کہ اس دُنیا اور عالمین میں جو چیز بھی پائی جاتی ہے اس کے متعلق فرمایا سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا کوئی استثنا نہیں۔ بغیر استثناء کے ہر چیز تمہاری خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے یہ اعلان کیا۔ لیکن یہ نہیں کہ تم نکمّے بیٹھ جاؤ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھے رہو۔ اونگھتے رہو۔ افیم کھانی شروع کر دو۔ زندگی میں تمہیں کوئی دلچسپی نہ ہو۔ تم محنت نہ کرو۔ تم وہ قانون جو فائدہ اٹھانے کے ہیں نہ سیکھو اور مشاہدات تمہارے محدود ہوں پھر بھی تم اس سے فائدہ اٹھالوگے اور مخلوق تمہاری خادم بنی رہے گی جہاں ایک طرف یہ اعلان کیا کہ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وہاں دوسری طرف یہ اعلان کیا کہ

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

کہ یہ چیزیں تمہاری خادم تو ہیں لیکن جتنی خدمت تم اپنی محنت سے ان سے لوگے اُتنی خدمت کریں گی اس سے زیادہ نہیں کریں گی۔ مغل بادشاہ نے پانچ برس کا پھل دینے والا درخت اپنے حکم سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لگوا دیا اور قانون قدرت جو درختوں اور اُن کی جڑوں اور اُن کے پھیلاؤ اور ان کو پانی دینے کے متعلق ہے کہ اتنا پانی ملنا چاہیئے اور اتنے وقت کے بعد ملنا چاہیئے غذا اتنی ہونی چاہیئے۔ ان سب چیزوں کے متعلق قانون ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اس قانون کو ان بادشاہوں نے سمجھا اور اس کے مطابق اسے پچاس میل یا دو سو میل دُور لے جاکر دوسری جگہ لگوا دیا۔ فرقان بٹالین جب کشمیر کے محاذ پر رضاکارانہ طور پر اپنے ملک کی خدمت کر رہی تھی تو ہماری دائیں طرف ایک قلعہ تھا جس کی دیواریں اس محراب کی اونچائی کے برابر اگر سمجھی جائیں تو اس میں تین یا چار پتھر تھے۔ اور وہ پتھر اس علاقہ کے نہیں تھے۔ ہم نے پتہ لیا۔ صحیح اور علیٰ وجہ البصیرت تو ہمیں پتہ دینے والے نہیں تھے لیکن جتنا پتہ لگ سکا وہ یہ تھا کہ سینکڑوں میل سے ہاتھیوں کے اوپر اتنے بڑے بڑے پتھر اٹھا کر لائے اور وہاں قلعہ بنا دیا۔ وہ دیوار اتنی مضبوط تھی کہ ہندوستان کے ۲۵ پونڈ کے گولے اس دیوار پر پڑتے تھے۔ تو ہلکا سا ارتعاش پیدا ہوتا تھا اور بغیر نقصان پہنچائے دوسری طرف جاکر گر جاتے تھے تو پھر اتنے وزنی پتھر اٹھا کر لے آئے اُن کے لئے درختوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا کیا مشکل تھا۔ درخت کی عمر کے مطابق جتنی بڑی گاچی کی ضرورت ہوتی تھی وہ جانتے تھے اور اس طرح وہ درخت پھلدار ہو جاتے تھے۔ بادشاہ سلامت واپس آئے تو وہاں باغ لگا ہوا تھا۔ پھلدار درخت لگے ہوئے تھے موسم کے مطابق پھل لگے ہوئے تھے۔ پھل لگے ہوئے تھے۔ ہر چیز وہاں تھی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں تک مجھے یاد ہے

کم و بیش ایک سال میں یہ سب کچھ ہوا۔ پس جو چیز ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ بے شک اس عالمین کی ہر چیز انسان کی خادم ہے۔ لیکن انسان پر اللہ تعالیٰ نے یہ پابندی لگائی ہے کہ محنت سے اپنی عقل کو استعمال کر کے تجربہ حاصل کرنے اور مشاہدہ حاصل کرنے کے بعد قانونِ قدرت کی اتّباع کرتے ہوئے وہ جو کوشش کرے گا اس کا پھل اس کو مل جائے گا۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی میں یہی حقیقت بیان ہوئی ہے کہ انسان کو اس کی کوشش کا پھل ملے گا لیکن خدا تعالیٰ نے جس طرح کہا کہ سَخَّرَ لَکُمْ اسی کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ ہم نے قانونِ قدرت اور احکامِ الٰہی کی زنجیروں میں باندھ کر ہر شے کو تمہارا خادم بنایا ہے ان قوانین کا علم حاصل کرو۔ ان کے مطابق کوشش کرو تو پھل تمہیں ملے گا۔ سوائے اس کے جو دوسرا قانون ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ناراض کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عام قانون کو تمہارے حق میں استعمال نہیں ہونے دے گا اور درختوں کو کہے گا نہیں اب میرا وہ قانون نہیں چلے گا کیونکہ انہوں نے میرے مقابلہ پہ کھڑے ہو کر بغاوت کی ہے اس لئے اب اگر یہ عام قانون کی بھی پابندی کریں گے تب بھی ان کو پھل نہیں ملے گا۔ وہ تو عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ سے منہ موڑنے والوں اور انبیاء کے مخالفوں پر ہمیشہ آتے رہے ہیں اور قرآنِ کریم نے اس کی طرف بھی توجہ دلائی ہے

قرآنِ کریم یقیناً بڑی عظیم کتاب ہے

جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔ بہر حال جو کام ہم نے درخت لگانے کا شروع کیا ہے، قانونِ قدرت کے مطابق ہم اگر محنت کریں گے تو ہمیں ان کا سایہ ملے گا۔ اور پھل ملے گا۔ ورنہ نہیں ملے گا قانونِ قدرت یہ کہتا ہے کہ اگر درخت بچہ ہو اور اُس کی جڑوں کو ہلا دیا جائے تو وہ درخت بڑھ نہیں سکتا۔ اور مر جاتا ہے اس کی جڑیں ننگی ہو جائیں تب بھی مر جاتا ہے جڑیں ہل جائیں اور ہوا اندر پڑ جائے تب بھی مر جاتا ہے۔ جڑیں کٹ جائیں تب مر جاتا ہے مثلاً اگر ایک سال کا درخت ہے اور آپ نے اُس کی گاچی دو مہینے کے پودے جتنی بنائی ہے جس کے نتیجہ میں اس کی موٹی جڑیں کٹ جائیں گی تو قانونِ قدرت کی خلاف ورزی کر کے آپ کو پھل نہیں ملے گا۔ پس قانونِ قدرت کی پابندی کرنی پڑے گی۔ اب میں نے آپ سے کہا کہ یہ جو بنیادی تعلیم ہے اس کو یاد رکھیں تاکہ کوئی کمیونسٹ دھریہ آپ سے بات کرے تو آپ جواب دے سکیں۔ میں حیران ہوا جب ایک کمیونسٹ رسالہ کے ایک مضمون میں مَیں نے یہ پڑھا کہ یہ صرف عزم یعنی انسانی ارادہ ہے جو نتائج پیدا کرتا ہے آسمانی قانون نتائج پیدا نہیں کرتا۔ مَیں نے کہا واہ! تم نے تو ½ علم بھی حاصل نہیں کیا۔

انسانی کوشش اور عزم

صرف اُس وقت کامیاب ہوتا ہے جب تمام حالات میں قانونِ قدرت کی پابندی کر رہا ہو۔ اور خاص حالات میں (یعنی اگر کوشش کرنے والا خدا کا برگزیدہ ہے تو عام حالات میں جتنی فصل ہو گی اس سے) زیادہ خدا تعالیٰ دے دے گا۔ اور اگر اس نے خدا کو ناراض کیا ہے تو عام حالات میں اُس کوشش اور تدبیر کا وہ نتیجہ اُس کے حق میں نہیں نکلے گا جو اس جیسی تدبیر کا نتیجہ زید اور بکر کے حق میں نکلے گا کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیا۔ اگرچہ زید اور بکر نے خدا تعالیٰ کو نہ خوش کیا نہ ناراض کیا لیکن خدا تعالیٰ کو چونکہ ناراض نہیں کیا اس لئے ان کے حق میں عام قانون چلتا ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا وہ پھل جلدی حاصل کرتا ہے اور زیادہ حاصل کرتا ہے اس وقت

مَیں آپ کو یہ بتا رہا ہوں

کہ جس مذہب نے یہ کہا ہو کہ ہر چیز جو پیدا کی گئی وہ انسان کے فائدے کے لئے اور انسان کی خادم بنا کر پیدا کی گئی ہے اُس کو یہ کہنا کہ (Havens) نے یا اللہ تعالیٰ نے انسان کا کوئی خیال ہی نہیں کیا تھا۔ انسان نے اپنے عزم سے اور قوتِ ارادی کے ساتھ نتائج حاصل کرنے ہیں۔ یہ بات عقل میں نہیں آتی۔ بہر حال اس وقت جو بات میں کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم نے ربوہ میں ایک کام شروع کیا ہے۔ آپ اپنے بچوں کی تربیت کریں کہ وہ درختوں کی حفاظت کریں اور ان کی ہلاکت کا باعث نہ بنیں۔ آپ خود بھی خیال رکھیں۔ وقت پر پانی دیں اسی طرح ان کی اور بہت سی حفاظتیں ہیں وہ کرنی پڑتی ہیں اگر مثلاً درخت کے ساتھ گھاس پھوس اُگ آیا ہے تو نچلے والے اس کو صاف کریں درخت کے ارد گرد ایک دائرہ کے اندر زمین کو نرم کریں وقت پر اس کو کھاد دیں اور جو گرمی اور سردی کے مطالبات ہر درخت کے ہیں ان کو پورا کریں اور جو منتظمین ہیں وہ اہلِ محلّہ کو اس سلسلہ میں معلومات فراہم کریں ہدایات دیں مشورے دیں

مَیں ایک مثال دیتا ہوں

جس سے معلوم ہو گا کہ توجّہ اور صحیح نگہداشت سے کتنا فرق پڑتا ہے۔ مَیں جب گذشتہ سال انگلستان کے دورہ پر گیا تو کچھ بیماری کی وجہ سے وہاں آرام بھی کرنا تھا لیکن بہت سا کام بھی کرنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے دی بہر حال یہاں ایک نیم کا پودا ہم نے انجمن کے اس مکان کے صحن میں جہاں ہماری آجکل رہائش ہے۔ لگایا تھا۔ اور مَیں اس کو کوئی تین فٹ اونچا چھوڑ کر گیا تھا وہ دو مہینے کا پودا تھا یوں بھی لمبائی کی نسبت نیم دیر میں پلتی ہے جب میں چند ماہ کے بعد آیا تو مَیں نے دیکھا کہ اس نیم کا قد دس گیارہ فٹ تک گیا ہوا تھا میں بڑا حیران ہوا کہ یہ درخت بدلا گیا ہے یا کیا بات ہوئی ہے کہ غیر معمولی قد اس نے نکال لیا ہے تو پتہ لگا میرے بچے نے اس میں انگریزی کھاد دی اور اُس میں کچھ دوسری کھاد ملا کر مشورہ سے ڈالتا اور خیال رکھتا رہا اور یوں یہ بڑھ گیا ہے۔ حالانکہ عام قانون کے مطابق اس کو دو سال میں وہاں پہنچنا چاہیئے تھا۔ پس اس کا بھی علم ہونا چاہیئے۔

درختوں کو عام طور پر لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کو ضرورت نہیں کھاد نہیں دیتے ٹھیک ہے۔ اگر اس نے دس فٹ تین سال میں ہونا ہے تو اُس کو کھاد کی ضرورت نہیں وہ تین سال میں اُتنا ہو جائے گا لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایک سال میں دس فٹ تک پہنچ جائے (ایسے درخت ہیں ہمارے گھر کے صحن میں لگا ہوا ہے) تو اُس کو آپ کھاد دیں وہ ایک سال کا بھی انتظار نہیں کرے گا۔ چھ مہینے کے اندر اس تک پہنچ جائے گا پس۔

درختوں کی حفاظت کریں

اور نئے درخت لگائیں۔ جو مَیں نے مغل بادشاہوں کی مثال دی ہے اُس وقت مَیں تعلیمی لحاظ سے ایک اصولی بات بتا رہا تھا۔ اس سلسلہ میں استدلال کیا تھا اس سے آپ یہ بھی استدلال کر سکتے ہیں کہ جہاں درخت مر گئے ہیں اگلے موسم کا ہم انتظار نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہیں ذخیروں میں درخت ہل جائیں تو بڑی بڑی گاچیاں نکالیں اور یہاں لگا دیں۔ پاپلر کا درخت اپنی پت جھڑ کے وقت سویا ہوا ہوتا ہے۔ اگر فروری میں اس کو جڑوں سمیت اکھاڑ کر جھاڑ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مٹی کے بغیر دوسری جگہ لگائیں تو وہ ہو جائے گا لیکن جب اس نے پتے نکال لئے ہیں اسے اکھاڑ کر اور جھاڑ کر لگائیں گے تو نہیں لگے گا لیکن آپ ڈیڑھ یا دو فٹ کی یا جو بھی مناسب ہو گاچی نکال کر لگائیں تو وہ ہو جائے گا کیونکہ اس نے ایک معنی میں اپنا مقام چھوڑا اور دوسرے معنی میں اپنی زمین نہیں چھوڑی وہ اس کے ساتھ ہی آگئی ہے۔ پس

نئے درخت لگائیں

جو دوست آج کے بعد مجھے بتا کر اپنے صحن سے باہر عام قسم کے پانچ درخت پال لے یا دو پھلدار درخت اپنے صحن کے اندر بڑی گاچیاں لگا کر پال لے تو ہر دو درخت پالنے والے کو میں انعام دوں گا لیکن میں اب انعام کی شکل معین اس لئے نہیں کر سکتا کہ اگر سب کو ہی میں نے انعام دینا ہے تو اس کی شکل کچھ اور ہو گی اور اگر دو یا چار ہیں تو پھر اس کی شکل اور ہو گی اگر وہ دو سو یا سات سو گھر ہیں تو ان سب کو انعام دوں گا لیکن اس کی شکل بہرحال بدل جائے گی۔

انجیر یا شہتوت کا درخت

بہت جلدی پھل دیتا ہے انجیر تو چند مہینوں کے اندر پھل دے دیتا ہے اگر وہ تھوڑا ہی ہو گا کیونکہ شروع میں تو ایک ہی شاخ ہو گی لیکن پھل آجائے گا۔ شہتوت بھی اگر آپ بڑی گاچی لگائیں گے تو اگلے سال پھل دے دے گا۔ میں نے احمد نگر میں اپنی زمین پر شہتوت کا پودا لگایا ہے لیکن وہ اپنے وقت پر لگایا تھا۔ یعنی جب شہتوت کی پت جھڑ ہوتی ہے یعنی فروری کے آخر اور مارچ کے شروع میں اس کے پتے بڑے اچھے نکلے ہیں اللہ نے خیر کی اور وہ آفاتِ سماوی سے بچا رہا اور ہماری کسی غلطی اور غفلت کے نتیجہ میں ہمیں سزا دینے کے لئے اس پودہ کو اللہ تعالیٰ نے نہ مارا تو اگلے سال اس کا پھل آجائیگا۔ یعنی ڈیڑھ سال بعد پس آپ اپنے چھوٹے سے صحن میں بھی پھلدار پودے لگا سکتے ہیں۔ لگائیں اور پھل کھائیں۔ اگر صحن بڑا ہے اور دس دس فٹ کے فاصلہ پر انجیر اور شہتوت لگا دیں تو تین چار درخت لگا سکتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ اگر ۲۵ فٹ مربع جگہ ہے تو اس میں آسانی سے

دس دس فٹ کے فاصلہ پر

۴ درخت لگ سکتے ہیں کچھ دیوار کے قریب آجائیں گے۔ دیواریں اگر تپنے والی ہیں تو ادھر آپ جھاڑیاں کھڑی کر دیں۔ ہری ہوئی جھاڑیاں بھی دیواروں کی تپش کو روک لیتی ہیں۔ بہرحال مشورہ کریں اور لگائیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ ہر گھر اپنے صحن کا پھل دو سال کے اندر اندر کھا رہا ہو۔ انشاء اللہ کوشش تو کریں دیکھیں کتنا مزہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حسن کو اس کی قدرت کے جلوؤں میں آپ دیکھیں گے گند کے اندر پلا ہوا درخت اتنا ستھرا پھل آپ کو دے رہا ہو گا۔ میں نے کلر اور شورہ والی زمین میں پلے ہوئے درخت دیکھے ہیں کہ اتنے میٹھے اور شیریں پھل دیتے ہیں کہ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ جس زمین سے غذا اس درخت نے لی تھی وہ تو کلر والی اور کھاری تھی اور جو پھل ہمیں ملا ہے وہ میٹھا ہے۔ اگر کسی کا بالکل ہی چھوٹا صحن ہے اور وہ زیادہ درخت نہیں لگا سکتا تو فالسے کے پانچ سات درخت لگا لے اسے فالسہ ملے گا۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ تمہارے لئے ہر چیز پیدا کی ہے جس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمہارے لئے چیز پیدا ہوئی ہے اس میں سے زیادہ سے زیادہ تم فائدہ اٹھاؤ مگر جائز طریقوں پر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے اس کی قدرت کے نشان ان درختوں میں اور ان کی پرورش میں دیکھتے ہوئے اس

دنیا میں بھی حسنات حاصل کرو

اور پھر دوسری زندگی جو اصل زندگی ہے۔ یہ زندگی تو کوئی چیز ہی نہیں ہے جس طرح ایک سیکنڈ میں ایک بلبلا پانی کے اوپر بنتا ہے اور مٹ جاتا ہے اسی طرح یہ زندگی ہے۔ ہم آئے ہیں اور چلے جائیں گے لیکن اگر ہمیں اخروی زندگی کی جنت مل جائے جو نہ ختم ہونے والی جنت ہے اور اس کے لئے ہم نے یہاں کام کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال ہو اور اس کی مغفرت کی طاقتیں ہماری خطاؤں اور کمزوریوں کو دور کر کے ہمیں اپنی جنت میں لے جائیں تو اس سے اچھی کوئی چیز نہیں۔ وہ بھی ملے گی لیکن رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً پہلے کہا گیا اور وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً بعد میں کہا گیا اسلئے کہ دنیا کی حسنات پر ہم نے اخروی زندگی کے محلات کی بنیادیں رکھنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے اور جن کو میں نے منتظم بنایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ سمجھ اور توفیق دے کہ اگلا منصوبہ مزید بجلی کے کنوئیں اور درخت لگانے کا وہ بنا سکیں۔ یہ ایک نئی چیز ہے اور سمجھنے والی بات ہے۔ ہر ایک کو تو علم نہیں ہوتا جو لوگ گھروں میں درخت لگائیں گے اور دو سال کے بعد جب ٹرے بھری ہوئی ان کے سامنے انجیروں کی ہو گی تو وہ بڑے خوش ہوں گے کہ خدا کی شان ہے یہ حصہ صحن کا ہمارا یونہی پڑا ہوا تھا اب اتنی انجیریں مل رہی ہیں۔ اور یہاں ربوہ میں تو درخت کا چناؤ اور انتخاب اچھا ہو تو بہت اچھا پھل دیتا ہے میں نے کالج کی کوٹھی میں دو درخت لگائے تھے اتنے اچھے انجیر کہیں میں نے دنیا میں نہیں کھائے جتنے وہاں ہوئے۔ باہر سے ہمارے مہمان پروفیسر وغیرہ آتے تھے۔ اور حیران ہوتے تھے اتنا اچھا اور لذیذ اور

خوشبودار اور شیریں انجیر

بھی دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ پر پیار رحم کرنا چاہتا ہے آپ اس کی رحمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور منتظمین نئے کنوئیں اور درخت لگانے کے متعلق سکیم اور منصوبہ بنا کر کچھ بہار میں اور کچھ خزاں میں (وہ بھی درختوں کے لگانے کا ایک موسم ہے) درخت لگائیں اور یہاں تو جو ریل میں آئے اسے بھی اور جو بسوں اور موٹروں پر آئے اسے بھی اور جو ہوائی جہاز سے گذرے اسے بھی نظر آئے کہ یہاں ایک باغ لگا ہوا ہے جس میں اس دنیا کی جنت کے لوگ بس رہے ہیں اور دنیا جو ترقی کر رہی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کو آپ حاصل کرنے والے ہوں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

موصی اصحاب کیلئے ایک ضروری اعلان

بہشتی مقبرہ کی تدفین کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی تعریف میں قدرے وسعت ہے قاعدہ ۳۹۴ کے الفاظ یہ ہیں۔

"بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کیلئے ایسے موصی کو بھی صحابی قرار دیا جائیگا جس کے ماں باپ کی احمدیت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دیکھا ہو خواہ وہ اس وقت نابالغ ہی ہو" (قاعدہ ۳۹۴)

لیکن یہ لازمی ہے کہ جن موصی اصحاب پر یہ تعریف منطبق ہوتی ہو وہ پختہ شہادت اور ثبوت کے ساتھ فوری طور پر اپنی مسلِ وصیت میں اس کا ریکارڈ درج کروالیں عام حالات میں وفات کے بعد کسی موصی کے بارے یہ امر زیر غور نہیں آئے گا۔

صدر مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ قاعدہ کلاں ایک روپیہ۔ قاعدہ خورد پچاس پیسے۔ تاجروں کیلئے معقول کمیشن

ملنے کا پتہ
مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

مرض اٹھرا

اور دیگر امراض کے ماہر
سنہ ۱۹۱۱ء سے آپکے خاندانوں کی خدمت کرنیوالے
قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان

ضرورت ہے

سرگودہا میں واقع واشنگ سوپ فیکٹری کیلئے
سفری نمائندے (سیلز ایجنٹ)
صابن کی فروخت کا تجربہ رکھنے والے امیدوار درخواستیں جلد بھجوائیں۔ تنخواہ/کمیشن، دونوں صورتیں ممکن۔ بہتر کارکردگی سے جلد ترقی۔
پنجاب اور سرحد کے شہروں میں ایجنسی لینے یا مال منگوانے کے خواہشمند بیوپاری حضرات درج ذیل پتہ پر لکھیں:۔

منیجر فیروز کیمیکلز۔ طالب الا روڈ سرگودھا

نبوُما سکیبٹو آئیل

کے چند قطرے بدن کے ننگے حصوں پر لگاکر سو جائیے رات بھر مچھر قریب نہیں پھٹکے گا۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

سرگودہا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کے لئے ہمیشہ
کراؤن بس سروس
کی آرامدہ تیز رفتار بس پر سفر کیجئے!

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ

نے طبیہ عجائب گھر کے متعلق خطبہ جمعہ میں ضمناً فرمایا:۔
"ان کی دوائیں بہت مقبول ہیں" (الفضل ۲۷-۷-۵۶)
سینے کی گولیاں۔/۳۰ زدجام عشق قیمت ایکماہ۔/۲۵ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہوگی۔

مینیجر طبیہ عجائب گھر المین آباد ضلع گوجرانوالہ

سرگودھا اور لاہور کے درمیان سفر کے لئے احباب ہمیشہ
یونائیٹڈ بس سروس
کی قابل اعتماد اور تیز رفتار بس پر سفر کریں۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج۔ حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں بیس روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ :: گول بازار لائلپور فون ۲۰۵۴

جدید فیشن کے مطابق
سادہ جڑاؤ سیٹ
سونے اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

پاک ٹمبرز ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ **لاہور**
فون نمبر ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں!

درآمد شدہ بی لٹ سے تیار کردہ
معیاری سریا ہر قسم کی عمارت کی تعمیر کے لئے مناسب داموں پر خریدیں۔

"احسان اسٹیل ٹریڈرز"

(پروپرائٹرز قریشی امان اللہ ابن قاضی ضیاء اللہ مرحوم سابق امیر جماعت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)
نزد یو، بی، ایل۔ برکات حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون ۶۱۷۱۶۵ / ۶۱۷۱۶۸

ہر قسم کا سامان سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنیکے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ۔/۱۰ روپے
(منیجر)

پاکستان کا مایہ ناز ڈیزل انجن

البدر گولڈ سٹار ڈیزل انجن

تیار کردہ: حاجی مرزا نصیر احمد
نسبت روڈ۔ ڈسکہ

شربت مفرح قلب

مفرح۔ مقوی قلب۔ دلپسند ذائقہ

- ★ دل کو فرحت اور طاقت دیتا ہے۔
- ★ اختلاج قلب و گھبراہٹ میں مفید ہے۔
- ★ شدت پیاس دور کرتا ہے۔
- ★ لُو کے اثر سے بچاتا ہے۔

المنار دواخانہ۔ ربوہ

"دانتوں کی حفاظت" نامی رسالہ بذریعہ خط
مُفت منگوائیے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

"جانوروں کا مہلک اپھارہ"
دوائے اپھارہ کے ایک پیکٹ سے غائب
فی پیکٹ ۵۰/ درجن ۴/- دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ سٹاکسٹ۔
سٹاکسٹ:۔ ناصر دین میڈیکل ہال گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۲۰ روپے **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے کورس ۳۵ روپے **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم سے کم پریمیم پر مکمل تحفظ
پھر بھی شرح بونس سب سے زیادہ

شرح بونس

تاحیات پالیسی پر - ۴۲ روپے فی ہزار

میعادی پالیسی پر - ۳۳ روپے فی ہزار

تمام منافع آپ کے لئے ہے

پروونشل لائف انشورنس

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

"پاک گولڈ سمتھ"

میاں عبدالسلام، عبدالمنان ناصر عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ۔ فون ۲۸

هُوَ الشَّافِی

غلط علاج سے مایوس ہو کر اپنے

دانت نکلوائیے

پائیوریا (ماسخورہ) کے لئے

اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHOEA.
قیمت -/۱۰

کیریز (دانتوں کے گھن) کے لئے

اینٹی کیریز ANTI CARIES.
قیمت -/۱۰

دانت درد کیلئے ٹوتھ کیور TOOTH CURE.
قیمت -/۱۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶/۶۰۷

صرف ایک دِن مُفت

سالانہ رعایت

پاسپورٹ سائز کے ساتھ
ایک کاپی ۳"×۴" (کوارٹر سائز) یکم مئی سے
۱۵ مئی ۱۹۷۴ء تک سالانہ رعایت رہے گی

میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

غذا جزوِ بدن

بنانے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کیلئے "ہیمو الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے۔ قیمت -/۴ ڈاک سے -/۵
ملنے کا پتہ:۔ شاہ ہومیو پیتھک اسٹور
رحمت بازار۔ ربوہ

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی میں
جائداد۔ پلاٹس۔ کوٹھیاں اور دُکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ اپنے ادارہ

ایکسچینج سنٹر فون ۲۲۲۴۴ سے استفادہ فرمائیں

المشتہر:۔ داؤد برادرز آب پارہ اسلام آباد۔ فون ۲۲۲۴۴

هُوَ الشَّافِی

اکسیر اپھارہ

کے ہر پیکٹ پر گارنٹی ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مستقل مریض کے اپھارہ سے جانور منٹوں میں شفایاب نہ ہو تو قیمت واپس سکیم شروع ہے زمیندار اور کاروباری احباب جلد سٹاک حاصل کر لیں فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

جانوروں کے امراض کی مجرب دوائیں: شفائے اپھارہ ۔ شفائے اسہال ۔ شفائے بندش ۔ شفائے چوٹ ۔ شفائے گل گھوٹو ۔ شفائے دودھ ۔ شفائے سرکن ۔ شفائے عام ۔ شفائے کنار ۔ شفائے منہ کھر ۔ شفائے کرم ۔ شفائے اوالس۔

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کیجئے۔ قیمت فی پیکٹ -/۷۵ درجن -/۶

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ